گوشۂ ادب رثائی

مرثیہ در احوال جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (بند-۸۷)

نواب مولانا سید اصغر حسین فاخرؔ اجتہادی

(۱)

یارب عطا ہو قوتِ جوشِ ولا مجھے
جو قصد بے ریا ہو وہ دے کبریا مجھے
الہام کے کریم ہوں مضموں عطا مجھے
لکھنی ہے بادشاہ رسلؐ کی ثنا مجھے
ہے مرتبہ جلیل رسولؐ جلیل کا
خامہ بھی دے مجھے تو پر جبرئیل کا

(۲)

اے طبع مدح حضرت خیر الوراؐ ہو آج
سرتاج انبیاؐ جو ہے اس کی ثنا ہو آج
پاکیزہ ہو زباں تو بیاں باصفا ہو آج
ہاں ذکر معجزات رسولؐ خدا ہو آج
مانند شمع بزم تجلی فگن ہوں میں
وصف نبیؐ کروں تو خدائے سخن ہوں میں

(۳)

فاخرؔ یہ تو نے عزم کیا ہے بہت بڑا
دشوار مثل حمد ہے توصیف مصطفاؐ
عارف نہیں حضورؐ کا کوئی بجز خدا
بعد خدا علیؑ ہی نے پہچانا مرتبا
تو کیا ہے جو بیاں کرے نعت رسولؐ کو
ہاں نعت پاک زیب ہے زوج بتولؑ کو

(۴)

لیکن پئے ثواب میں کرتا ہوں کچھ بیاں
شاید کریں قبول شہنشاہؐ دوجہاں
جنت میں تا عطا ہو مجھے بھی کوئی مکاں
بخشش کے واسطے ہوں وسیلہ شہؐ زماں
نقصاں نہیں ہے کوئی بھی اس کے بیان میں
مقبول یہ ہوگر تو ہے راحت جہان میں

(۵)

پیدا زمانہ آپ کے باعث ہوا شہاؐ
ختم رسلؐ ہیں آپ نہیں اس میں شک ذرا
نور مبیں، شفیع امم، عارف خدا
بعد خدا کسی کا نہیں ہے یہ مرتبا
شیعوں کو اپنے آپ بچاتے ہیں نار سے
مجھ کو بچایئے گا لحد میں فشار سے

(۶)

امت ہوں آپ کی یہ مجھے گو ہے افتخار
دنیا میں مجھ سا کوئی نہیں پر گناہگار
بخشش کا اپنی آپ سے ہوں میں امیدوار
روضہ کے دیکھنے کے لئے دل ہے بے قرار
کیجے طلب جو آپ سعادت نصیب ہو
مولا اسی برس میں زیارت نصیب ہو

(۷)

وہ گنبد منور پر نور و باصفا
خورشید و ماہ جس پہ سدا رہتے ہیں فدا
وہ صحن باصفا ہے، وہ ایوان پر ضیا
جس پر کہ فوق لے نہ گیا عرش کبریا
کرسی دروں کی وہ کہ دلوں کو پسند ہے
ہر پایہ اس کا عرش بریں سے بلند ہے

(۸)

وہ آستاں وہ کفش کن شاہؑ انبیا
انسان سے بیاں ہو صفت اس کی کیا بھلا
یاد آگئی ہے مجھ کو حدیث ایک جاں فزا
معراج میں جو عرش پہ پہنچے شہؐ ہدا
ترک ادب سمجھ کے رسالتمآبؐ نے
نعلین کو قدم سے اتارا جنابؐ نے

(۹)

ناگہ صدا یہ غیب سے آئی کہ مصطفیٰؐ
نعلین کو قدم سے کیا تم نے کیوں جدا
کی عرض تب یہ آپ نے اے میرے کبریا
موسیٰؑ نبی گئے تھے جو اک دن پئے دعا
پہچانا تھا انہوں نے وہاں کی نہ خاک کو
زیب قدم کئے تھے وہ نعلین پاک کو

(۱۰)

ان کو ندا یہ آئی تھی اے میرے کردگار
نعلین کو تو پاؤں سے اپنے ابھی اتار
پاکیزہ وہ جگہ وہ زمیں تھی فلک وقار
عرش خدا کا مرتبہ سب پر ہے آشکار
عرش خدا پہ کفش کو میں زیب پا کروں
ترک ادب ہے گر نہ قدم سے جدا کروں

(۱۱)

ناگہ صدا یہ آئی کہ سن اے حبیب اب
پیدا کیا تھا عرش معظم کو میں نے جب
کرسی پہ یہ قیام نہ کرتا تھا اپنے تب
پوچھا جو زلزلہ کو بیاں یہ کیا سبب
تونے کہ جس کو خلق کیا ہے جہان میں
زیور بھی اے کریم دیا ہے جہان میں

(۱۲)

یارب بتا کہ مجھ کو کرے گا تو کیا عطا
تجویز میرے واسطے زیور ہوا ہے کیا
سن اے حبیب ہم نے جواب اس کو یہ دیا
آئے گا ایک روز یہاں فخر انبیاؐ
ایک ایک گام نور مرا ساتھ آئے گا
زیور اسی قدم سے تجھے ہاتھ آئے گا

(۱۳)

ہوگی جو اس کی پاؤں میں کفش گراں بہا
سن تیرے واسطے وہی زیور ہے خوشنما
بہتر ہے گوشوارہ سے وہ کفش پر ضیا
حاصل تمہیں وہ رتبۂ معراج اب ہوا
بیچین قدسیانِ مقرب ہیں ذوق سے
ہاں کفش پا کو پہنے چلے آؤ شوق سے

(۱۴)

ادنا سا رتبہ میں نے یہ جس کا کیا بیاں
پھر اس کی کس طرح سے بھلا ہو ثنا بیاں
ختم رسلؐ کہاں، کہاں انسان کا بیاں
فاخرؔ نبیؐ کا وصف کسی سے ہو کیا بیاں
رکھ کوچۂ ثنا میں قدم احتیاط سے
ہاں دیکھ بڑھ نہ جائے یہ اپنی بساط سے

(۱۵)

بیحد ہیں گو فضائل محبوبؐ کبریا
پر ہیں یہ خاص معجزہ فخرؐ انبیا
جاتے تھے دھوپ میں جو کہیں سرورؐ ہدا
رہتا تھا فرق پاک پہ سایہ سحاب کا
پھرتا تھا یوں وہ ساتھ رسالتمآبؐ کے
جیسے چکور گرد پھرے ماہتاب کے

(۱۶)

جاتے تھے جس شجر کی طرف شاہؑ ذیوقار
اس سے صدا سلام کی آتی تھی بار بار
جس کوچہ سے نکلتے تھے محبوبؐ کردگار
خوشبو سے جسم پاک کے بستی تھی رہ گذار
بو اس طرح نہ عطر نہ مشک ختن میں تھی
نکہت جو جسمِ اطہرِ شاہِ زمنؐ میں تھی

(۱۷)

تاریک شب میں جاتے تھے حضرت کبھی اگر
پر نور ہوتے تھے رخ انور سے بام و در
تھی تیرگی میں روشنی اس درجہ جلوہ گر
خجلت زدہ ہو مہر فلک جس کو دیکھ کر
یوں نور جلوہ گر تھا رسالت مآبؐ کا
چہرہ ہو دیکھ کر جسے فق ماہتاب کا

(۱۸)

اخبارِ معتبر میں یہ احوال ہے لکھا
جب حجۃ الوداع سے آئے شہؐ ہدا
تپ آئی، ابتلا مرض الموت میں ہوا
اصحاب کو پھر آپ نے اپنے طلب کیا
خدمت میں آئے سب جو رسالتؐ پناہ کی
منبر پہ جاکے حمد و ثنا کی الٰہ کی

(۱۹)

بعد سپاس و حمد خدا یہ کیا بیاں
دوچار روز کا میں تمہارا ہوں میہماں
ہے عنقریب جاؤں سوئے گلشن جناں
دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں تم میں، میں خستہ جاں
ایک ان میں سے کتاب خدا بے مثال ہے
اور دوسری جو چیز ہے وہ میری آلؑ ہے

(۲۰)

ہوگے جہان میں متوسل تم ان سے گر
گمراہ پھر نہ ہوگے یہ دیتا ہوں میں خبر
ہیں ایک گو یہ خلق کو دو آتے ہیں نظر
ہرگز خلاف ان سے نہ کوئی کرے بشر
ان سے برائی کرکے سزا اس کی پاؤگے
ہوگے ہلاک اور جہنم میں جاؤگے

(۲۱)

فرما گئے تھے آپ جو کیا خوب وہ کیا
کیا کیا نہ ظلم و جور ہوئے بعد مصطفاؐ
بے اذن جس کے گھر میں ملک بھی نہ آسکا
افسوس کا مقام ہے وہ گھر جلادیا
بنت نبیؐ کا بھی نہ خیال و ادب کیا
پہلو پہ در گرایا شقی نے، غضب کیا

(۲۲)

حضرت نے پھر گروہ صحابہ سے یہ کہا
جو عہد کرچکے ہو کرو اس پہ تم وفا
بیعت جو کرچکے ہو نہ توڑو اسے ذرا
اور بعد میرے کوئی نبی اب نہ ہوئے گا
کرنا ادا قصاص کا اجر و ثواب ہے
حق کو کسی کے چھیننا جرم و عذاب ہے

(۲۳)

اس کی قسم میں دیتا ہوں تم سب کو آپ اب
حق اور قصاص جس کا ہو مجھ سے کرے طلب
لیکن سنا نبیؐ سے سوادہ نے بھی یہ جب
کی عرض اس نے بڑھ کے حضور رسولؐ رب
قربان جان و دل سے رسولؐ انام پر
ماں باپ بھی فدا ہوں مرے اس کلام پر

(۲۴)

اک دن کا ماجرا میں بیاں کرتا ہوں ذرا
طائف سے آپ آتے تھے یاشاہؐ انبیا
زیر قدم تھا ناقۂ غضبائے باوفا
خادم بھی پیشوائی کو تھا آپ کے گیا
دست رسولؐ پاک میں اک تازیانہ تھا
کس شان سے وہ ناقۂ غضبا روانہ تھا

(۲۵)

وہ تازیانہ آپ نے مولا اٹھایا جب
چاہا لگائیں ناقہ پہ اس کو بصد غضب
مولا وہ پیٹ پر مری آکر پڑا تھا تب
معلوم یہ نہیں مجھے اے سرورؐ عرب
قصد رسولؐ پاک پہ میری نظر نہیں
تھا سہو یا عمد مجھے اس کی خبر نہیں

(۲۶)

سن کر یہ اس سے آپ نے ارشاد تب کیا
سن اے سوادہ مجھ سے تو اس دن کا ماجرا
کوئی ترا گناہ تھا، کوئی تری خطا
بے جرم تازیانہ میں کیوں تجھ کو مارتا
بلوا کے پھر بلال کو فرمایا جا ابھی
اک تازیانہ فاطمہؑ کے گھر سے لا ابھی

(۲۷)

رخصت نبیؐ سے ہوکے چلا پھر وہ نامور
ہر کوچے میں مدینہ کے دیتا ہوا خبر
ایسا کوئی جہان میں آتا نہیں نظر
راضی ہو خود قصاص کے دینے پہ جو بشر
نعت رسولؐ پاک تھی جاری زبان پر
اتنے میں پہنچا بنت نبیؐ کے مکان پر

(۲۸)

آکر در بتولؑ پہ اس نے صدا دی تب
تسلیم میری آپ کو پہنچے بصد ادب
لایا ہوں میں پیامِ جناب رسولؐ رب
حضرت کو تازیانہ کی ہے آپ سے طلب
فرمایا فاطمہؑ نے یہ سن کر بلال سے
تشویش مجھ کو ہوتی ہے بابا کے حال سے

(۲۹)

اس وقت تو نہیں ہے سواری کا وقت بھی
پھر کس لئے طلب ہے انہیں تازیانہ کی
کی عرض یہ بلال نے اے سیدہ مری
منبر پہ کہہ رہے تھے صحابہ سے یہ نبیؐ
رخصت طلب سبھوں سے خدا کا حبیب ہے
فرماتے ہیں کہ میری وفات اب قریب ہے

(۳۰)

اے سیدہ سبھوں سے یہ فرماتے ہیں نبیؐ
جس کا قصاص مجھ سے ہو وہ لے عوض ابھی
پیش نبیؐ یہ بات سوادہ نے پھر کہی
یہ عرض میری آپ سے مولا ہے اس گھڑی
اک ضرب تازیانہ سے غمگیں غلام ہے
مجھ کو یہ آپ سے طلب انتقام ہے

(۳۱)

کی عرض تازیانہ کی ہے اس لئے طلب
تا وہ ادا قصاص کریں سرورؐ عرب
بنت نبیؐ نے حال مفصل سنا یہ جب
اک آہ کی کہ ہل گئے دیوار و بام سب
رو روکے پھر تباہ کیا اپنے حال کو
وہ تازیانہ لاکے دیا پھر بلال کو

(۳۲)

رو روکے پھر یہ کہتی تھی بنت رسولؐ رب
لے گا خبر فقیروں کی اب کون ہے غضب
فرمایا پھر بلال سے روکر بصد تعب
میری طرف سے کہیو سوادہ سے جاکے اب
شدت سے اس مرض کے رسولؐ کبار میں
طاقت نہیں ہے نام کو بھی جسم زار میں

(۳۳)

بیمار و خستہ حال ہیں خود سرورؐ ہدا
حق کی قسم میں دیتی ہوں اے مرد باخدا
ہوگا تحمل آپ کو کیوں کر قصاص کا
اس دم نہ کر قصاص طلب بہر کبریا
حالت نہیں قصاص کے دینے کی آپ میں
قوت نہیں ہے کچھ مرے بیمار باپ میں

(۳۴)

لے کر ہوئے بلال وہ درہ ادھر رواں
پہنچے رسول پاکؐ کی خدمت میں ناگہاں
ہے محرق القلوب میں منقول یہ بیاں
جس کے بیاں سے لگتی ہیں سینہ پہ برچھیاں
رنج و الم سے جان کو کھوتی ہیں فاطمہؑ
حضرت کے حال زار پہ روتی ہیں فاطمہؑ

(۳۵)

شبیرؑ و شبرؑ اتنے میں آئے بصد وقار
دیکھا جناب سیدہؑ روتی ہیں زار زار
مادر سے اپنی دونوں نے پوچھا یہ ایک بار
روتی ہیں آپ کس لئے کیوں دل ہے بے قرار
فرمایا سیدہؑ نے یہ روکر جواب میں
قوت نہیں مرض سے رسالت مآبؐ میں

(۳۶)

ناناتمہارے ہوتے ہیں رخصت سبھوں سے اب
میں نے سنا ہے آیا ہے اک شخص واں عرب
اپنا قصاص کرتا ہے حضرت سے وہ طلب
اس ضعف میں قصاص کی حالت ہے ان میں کب
آیا تھا یاں بلالؓ بھی حکم رسولؐ سے
لے کر گیا ہے درہ وہ مجھ دل ملول سے

(۳۷)

اے نور عین نانا کی خدمت میں جاؤ تم
اس کو قسم حقوق کی اپنے دلاؤ تم
راضی نہ اس پہ گر ہو تو پھر درہ کھاؤ تم
میرے ضعیف باپ کو جاکر بچاؤ تم
اپنے بدن پہ آج اذیت اٹھائیو
نانا کو انتقام سے لیکن بچائیو

(۳۸)

جس دم سنا یہ دونوں نے ماں سے بصد الم
مسجد کی سمت گھر سے روانہ ہوئے بہم
روتے گئے وہاں پہ جہاں تھے شہؐ امم
دیکھا نبیؐ نے روتے ہیں دونوں اسیر غم
دونوں کو پاس لاکے گلے سے لگاتے تھے
آنسو یہ پونچھتے تھے تو وہ روتے جاتے تھے

(۳۹)

فرماتے تھے کہ جلد بتاؤ، میں ہوں فدا
اے نور عین روتے ہو کیوں؟ ماجرا ہے کیا؟
کی عرض تب یہ دونوں نے ہم نے یہ ہے سنا
طالب جناب سے ہے سوادہ قصاص کا
دونوں نواسوں سے عوض ذات خاص لے
طالب ہے گر قصاص کا، ہم سے قصاص لے

(۴۰)

سو درہ ہم پہ ایک کے بدلے لگائے وہ
زحمت نہ ہونے پائے مگر کوئی آپ کو
فرمایا مصطفیٰؐ نے کہ اے میرے نیک خو
نانا نثار مضطر و مغموم تم نہ ہو
اس امر میں نہ اک کا عوض دوسرا کرے
لازم ہے خود قصاص کو اپنے ادا کرے

(۴۱)

فرمایا یہ نبیؐ نے سوادہ سے پھر کہا
لے اٹھ، قصاص مجھ سے لے اے مرد پارسا
کی عرض یا رسولؐ خدا فخر انبیاؑ
جسم برہنہ پر مرے درہ تھا وہ پڑا
کیوں شوق اشتیاق میں دل کو میں تھام لوں
عریاں بدن ہوں آپ بھی تو انتقام لوں

(۴۲)

جس دم رسول حقؐ نے سوادہ سے یہ سنا
دامن کو بطن پاک سے اپنے اٹھا دیا
مسجد میں واں تلاطم محشر ہوا بپا
حضار میں بلند ہوئی رونے کی صدا
آمادۂ قصاص رسولؐ کبار تھے
اور صدمہ سے حسینؑ و حسنؑ بے قرار تھے

(۴۳)

لکھا ہے بطن پاک کو دیکھا برہنہ جب
منہ اپنا پھر شکم پہ سوادہ نے رکھا تب
کی عرض پھر خدا سے یہ اس نے بصد ادب
تجھ سے امیدوار میں ہوں مغفرت کا اب
محفوظ رکھنا مجھ کو عذاب الیم سے
بچ جاؤں اس شکم کی بدولت جحیم سے

(۴۴)

دیکھا رسولؐ نے یہ سوادہ کا حال جب
سر اپنا وہ شکم سے اٹھاتا نہیں ہے اب
فرمایا ہے قصاص کی اب یا نہیں طلب
کی عرض تب یہ اس نے نبیؐ سے بصد ادب
آنکھوں سے کیا حضور مجھے سوجھتا نہیں
اس حال میں قصاص کا لینا روا نہیں

(۴۵)

فرمایا سن کے آپ نے اے میرے کبریا
تیرے حبیب کی ہے یہ اب تجھ سے التجا
کردے معاف اس کے گناہوں کو اے خدا
مجھ سے قصاص اس نے نہ جس طرح سے لیا
مسجد سے پھر ام سلمہ کے مکاں پہ آئے
اور راہ میں کلام یہ شہؑ کی زباں پہ آئے

(۴۶)

سب عاصیوں کو آتش دوزخ سے تو بچا
آسان کر حساب کو امت پہ اے خدا
بعد اس کے پھر کسی سے پیمبرؐ نے یہ کہا
کہہ دے کوئی کہ جلد یہاں آئیں مرتضیٰؑ
یوں سامنے نبیؐ کے جناب امیرؑ آئے
خدمت میں بادشاہ کے جیسے وزیر آئے

(۴۷)

میرے قریب آؤ نبیؐ نے یہ پھر کہا
آئے قریب جب تو اڑھادی انہیں ردا
تادیر کچھ کہا کئے سلطان انبیاؐ
ناگاہ پھر علیؑ نے سر اپنا اٹھالیا
جان آگئی سبھوں کو جو باہر امامؑ آئے
گویا فلک سے عیسیٰؑ گردوں مقام آئے

(۴۸)

اصحاب نے یہ آپ سے کی عرض تب وہاں
سرگوشیاں یہ کیسی تھیں؟ کچھ کیجئے بیاں
ارشاد خادموں سے بھی ہو یا شہؑ زماں
کہنے لگے سبھوں سے یہ سلطان انس و جاں
مجھ کو ہزار در ہوئے تعلیم علم کے
ہر باب سے ہزار ہی در منکشف ہوئے

(۴۹)

اس وقت مجھ سے آپ نے ارشاد جو کیا
حضرت کے بعد لاؤں گا ان سب کو میں بجا
ہرگز خلاف اس کے کروں گا نہ میں ذرا
اور صبر بھی کروں گا جو کچھ مجھ پہ ہو جفا
جو ظلم وجور ہوں گے تحمل کروں گا میں
ہر امر میں خدا پہ توکل کروں گا میں

(۵۰)

لکھا ہے یہ 'بحار' میں کہتا ہوں میں جو اب
وقت وفات آیا نبیؐ کا قریب جب
گھر میں تھے آپ ام سلمہ کے بصد تعب
دیکھا جو غیر حالِ نبیؐ عرض کی یہ تب
قربان میں ہوں آپ پہ مولاؐ بتایئے
کیوں حال غیر ہے مرے آقا بتایئے

(۵۱)

محبوب کبریا نے بیاں ان سے یہ کیا
وقت وفات آگیا نزدیک اب مرا
جز آج کے سنوگے نہ آواز مصطفیٰؐ
رونے لگیں کلام نبیؐ کا جو یہ سنا
فرمایا پھر کہ نور نظر کو کوئی بلائے
خیرالنساؑ کو سامنے میرے ابھی بلائے

(۵۲)

رخصت بھی ہوں بس اتنا نبیؐ نے کیا بیاں
پھر غش ہوئے یہ کہہ کے شہنشاہ انس و جاں
اتنے میں آئیں فاطمہؑ کرتی ہوئی فغاں
دیکھا کہ حال غیر ہے غش میں ہیں بابا جاں
ٹکڑے جگر کے ہوگئے غم سے بتولؑ کے
سینہ سے سر لگایا جناب رسولؐ کے

(۵۳)

اور منہ سے منہ کو ملتی تھیں زہراؑ بصد بکا
دیکھا افاقہ غش سے نہیں ہوتا اب ذرا
روکر پکارتی تھیں یہ اے بابا کیا ہوا
جاں میری نکلی جاتی ہے میں آپ کے فدا
بیٹی کا حال دیکھئے آنکھوں کو کھول کے
باتیں حضور کیجئے، اب منہ سے بول کے

(۵۴)

کیوں کر نہ حال فاطمہؑ اپنا کرے تباہ
باعث سے مینہ برستا تھا جس کے جہاں میں آہ
آرام آپ نے کیا میری نہ دیکھی راہ
ارشاد کچھ تو کیجئے اے شاہ دیں پناہ
فرمایا کچھ جواب نہ جس دم رسولؐ نے
رو روکے جاں ہلاک کی اپنی بتولؑ نے

(۵۵)

ناگہہ نبیؐ کو غش سے افاقہ ہوا ادھر
دیکھا جو حال فاطمہؑ آنکھوں کو کھول کر
بیتاب ہوکے کہنے لگے سیدالبشرؐ
لگ جا گلے، کیا یہ اشارہ بچشم تر
فرقت ہے ناگوار تری جان زار کو
کچھ تو قرار ہوگا دل بیقرار کو

(۵۶)

زہراؑ نے آکے سینے سے سر کو لگادیا
نیچے عبا کے کر لیا ان کو بصدبکا
تادیر باتیں کرتے رہے فخر انبیاؑ
بعد اس کے پھر بتولؑ نے سر کو اٹھالیا
لیکن تھا رنج و یاس سے یہ حال فاطمہؑ
بھیگا ہوا تھا اشکوں سے رومال فاطمہؑ

(۵۷)

دیکھا یہ مصطفیؐ نے جو زہراؑ کے حال کو
یعنی کہ بے قرار و حزیں ہے وہ نیک خو
جو باپ سے جدا ہو وہ بیتاب کیوں نہ ہو
فرماتے تھے کہ جان کو اپنی تو اب نہ کھو
چھٹتی ہے گو کہ آج تو مجھ دل ملول سے
جنت میں پہلے تو ہی ملے گی رسولؐ سے

(۵۸)

پھر فاطمہؑ سے کہنے لگے سید عربؐ
لے آؤ تم حسینؑ و حسنؑ کو بھی جلدی اب
رخصت میں ہولوں ان سے بھی با صدمہ وتعب
حسب طلب نبیؐ کی وہ خدمت میں آئے جب
پھیلا کے ہاتھ سینہ سے ان کو لگاتے تھے
ہر اک کو پیار کرتے تھے اور روتے جاتے تھے

(۵۹)

اس طرح روئے غش ہوئے آخر کو مصطفیؐ
غش میں نبیؐ کو دیکھا جو دونوں نے مبتلا
بیتاب ہوکے سینہ سے لپٹے بصد بکا
شیر خدا نے دل میں خیال اپنے یہ کیا
تکلیف ہو کہیں نہ بہت ناتواں ہیں آپ
بیمار اے جناب رسول زماں ہیں آپ

(۶۰)

چاہا علیؑ نے سینہ سے ان کو اٹھائیں جب
آنکھوں کو کھول کر یہ کہا مصطفیؐ نے تب
مجھ سے جدا انہیں نہ کرو یا شہؑ عرب
دیکھوں میں ان کو اور مجھے دیکھ لیں یہ اب
کرنے دو پیار خوب طرح دل ملول کو
پائیں گے پھر کہاں یہ جہاں میں رسولؐ کو

(۶۱)

یہ سن کے گرد یاس سے روتی تھیں بیبیاں
جبریل آئے اتنے میں حکم خدا سے واں
تسلیم کرکے عرض کیا یا شہؑ زماں
بعد سلام حق کا ہے یہ آپ سے بیاں
سب نعمتوں کو ہم نے مہیا کیا نبیؐ
ہے عنقریب دیں تمہیں اب ہم وہ یا نبیؐ

(۶۲)

بعد اس کے پھر رسول الٰہیؐ سے یہ کہا
کافور جنت آپ کو بھیجا ہے مصطفیؐ
ارشاد آپ سے ہے خدا نے یہ اب کیا
پہلے حنوط آپ کا اس سے ہو برملا
کافور آپ سے رہے باقی جو یا نبیؐ
تقسیم اہلبیتؑ پہ اس کی ہو یا نبیؐ

(۶۳)

حصے نبیؐ نے چار کئے تب، یہ ہے لکھا
اول حنوط کے لئے خود آپ نے لیا
شیر خدا کو حصۂ دوم عطا کیا
سوم وہ حصہ فاطمہ زہراؑ کو دے دیا
اک حصہ اس میں اور جو باقی رہا وہاں
حضرت نے وہ حسنؑ کو کیا تب عطا وہاں

(۶۴)

تقسیم اس کی کرچکے جس دم شہ عرب
اس میں سے کچھ حسینؑ کو لیکن ملا نہ جب
کن حسرتوں سے دیکھا رسولؐ خدا کو تب
کی عرض رو کے آپ سے نانا ہے یہ عجب
کافور سب کو آپ نے مولا عطا کیا
پر اس میں سے ہمیں نہ دیا کچھ یہ کیا کیا

(۶۵)

رونے لگے یہ سن کے نہ تاب آپ میں رہی
شبیرؑ کو گلے سے لگاتے تھے اس گھڑی
لیتے تھے بوسہ ان لب و دنداں کے پھر نبیؐ
اصرار سے حسینؑ کے تب بات یہ کہی
اک روز کربلا میں تو مظلوم ہوئے گا
یوں قتل ہوگا تو کہ جہاں تجھ کو روئے گا

(۶۶)

کافور اس لئے تجھے میں نے نہیں دیا
بے غسل و بے کفن تجھے رکھیں گے اشقیا
دو روز تک رہے گا ترا لاشہ واں پڑا
ارشاد کرچکے جو شہنشاہؐ انبیا
گھر میں نبیؐ کے اور بھی آفت بپا ہوئی
مضطر یہ بات سن کے بہت سیدہؑ ہوئی

(۶۷)

اپنے پدر کے ہجر میں روتی تھیں گہ وہاں
اور حال پر حسینؑ کے آنسو تھے گہ رواں
گریان و بے قرار و حزیں تھیں بصد فغاں
یوں روئیں خود نبیؐ کو بھی غش آیا ناگہاں
کیوں مومنو یہ جائے تصور ہے یا نہیں
روز دہم جو ہوتے رسولؐ خدا کہیں

(۶۸)

اس دم بتایئے انہیں کیا ہوتا رنج و غم
جب دیکھتے حسینؑ کے وہ صدمہ و الم
افسوس ہے کہ لاشے شہیدوں کے ہے ستم
بے غسل و بے کفن رہے صحرا میں سب بہم
دفن و کفن کیا نہ کسی نے جناب کو
یا رب الٹ دیا نہ جہانِ خراب کو

(۶۹)

وارد حدیث میں ہے یہ احوال مصطفیؐ
غش آتے تھے نبیؐ کو پریشاں تھی سیدہؑ
اپنے پدر کے سر کو وہ سینہ سے پھر لگا
منہ رکھ کے منہ پہ روتی تھی وہ عاشق خدا
ناگہ کسی نے در پہ صدا دی سلام کی
میں دید چاہتاہوں رسولؐ انام کی

(۷۰)

جس دم سنی یہ فاطمہؑ زہرا نے بھی صدا
اس مرد سے یہ آپ نے ارشاد پھر کیا
یہ وقت اب ہے کون ملاقات کا بھلا
ہیں شدت مرض میں شہنشاہؐ دوسرا
بہتر یہ ہے کہ کوئی نہ کر بات اس گھڑی
پھر جا، نہ ان سے ہوگی ملاقات اِس گھڑی

(۷۱)

لکھا ہے فاطمہؑ کی جو اس نے سنی فغاں
ساکت تو ہو رہا، نہ ہٹا در سے پر وہاں
پھر بعد تھوڑی دیر کے بولا وہ ناگہاں
پہلے ہی جو کہا تھا، وہی پھر کیا بیاں
سن کر یہ آپ نے بھی وہی پھر دیا جواب
پھر چپ وہ درپہ ہوگیا جس دم سنا جواب

(۷۲)

آواز خوفناک سے یہ بات پھر کہی
لازم ہے مجھ کو پیش نبیؐ آؤں گا ابھی
جاؤں گا بےحصول حضوری نہ میں کبھی
امیدوار ہوں مجھے دیں اذن اب نبیؐ
ممکن نہیں کہ اب در دولت سے جاؤں میں
بے اذن یہ مجال نہیں گھر میں آؤں میں

(۷۳)

منقول ہے کہ فاطمہؑ نے پھر جو یہ سنا
ایسی ڈریں کہ آپ کا تن کانپنے لگا
یاں تک کہ غش سے آنکھوں کو حضرت نے وا کیا
دیکھا نبیؐ نے فاطمہؑ کا تن ہے کانپتا
فرمایا پھر نبیؐ نے یہ کیا ماجرا ہوا
کیوں کانپتی ہے خوف سے بتلا یہ کیا ہوا

(۷۴)

کی عرض فاطمہؑ نے پدر سے بصد تعب
دروازہ پر ہے دیر سے استادہ اک عرب
اذن حضوری آپ سے کرتا ہے وہ طلب
گو کہ کہا جواب میں میں نے بصد غضب
یہ کون سا ہے وقت ملاقات کا تری
غش میں پڑے ہیں شدت امراض سے نبیؐ

(۷۵)

لیکن قبول کرتا نہیں عذر وہ جواں
مجھ کو کسی نے بھیجا ہے کرتا ہے یہ بیاں
ممکن نہیں کہ جاؤں یہاں سے میں اس زماں
جب تک نہ دیکھوں گا میں رسولؐ خدا کو یاں
زہراؑ سے پھر کہا یہ جناب رسولؐ نے
پہچانا اس کو فاطمہؑ مجھ دل ملول نے

(۷۶)

تو جانتی نہیں اسے اے میری نوحہ گر
یہ وہ ہے جو کہ کرتا ہے لڑکوں کو بے پدر
نسوان کو بھی کرتا ہے بیوہ یہ پر جگر
کرتا جماعتوں کو پریشاں ہے بیشتر
ہوسکتا مانع اس (کے) نہیں (جانے) میں کوئی
کس کی مجال روکے اسے آنے میں کوئی

(۷۷)

پر حق نے تیرے در کو یہ رتبہ عطا کیا
گھر میں نہ بے رضا ملک الموت آسکا
آیا ہے یہ بحکم خداوند دوسرا
باعث ہے یہ کہ قبض کرے روح مصطفیٰؐ
یہ سن کے فاطمہؑ تو لگیں رونے اس گھڑی
گھر میں اجازت آنے کی اس کو نبیؐ نے دی

(۷۸)

پیش رسولؐ حق ملک الموت آئے جب
تسلیم کرکے عرض کیا تب بصد ادب
بعد سلام حق نے کہا اے شہؑ عرب
منظور میری تجھ کو ملاقات ہو جو اب
گر ہو خوشی تو آیئے، رضواں کو ذوق ہے
ہم کو بھی میہمان کے آنے کا شوق ہے

(۷۹)
منظور اپنی مرگ نہ ہو تجھ کو گر ابھی
جی چاہے جب تلک ترا دنیا میں رہ نبیؐ
ہر طرح سے تری مجھے منظور ہے خوشی
یہ بات آپ نے ملک الموت سے کہی
رہنا نہیں جہان میں منظور گو مجھے
مہلت میں چاہتا نہ مگر اتنی دو مجھے

(۸۰)
جبریل تاکہ آئیں مرے پاس اس گھڑی
مژدہ کوئی تو دیں مجھے آکر بصد خوشی
کی عرض میں تو تابع فرماں ہوں یا نبیؐ
لکھا ہے آئے اتنے میں واں جبرئیل بھی
کی عرض دینے آیا ہوں مژدہ رسولؐ کو
حق نے دیا ہے مرتبہ کیسا رسولؐ کو

(۸۱)
غلمان و حور و حامل عرش عظیم اب
دیتے ہیں آپ کے لئے زینت جناں کو سب
حق نے کہا ہے آپ سے اے سرورؐ عرب
امت کو اس قدر تری بخشے گا تیرا رب
نعمت بھی آخری تجھے اتنی عطا کروں
جب تک کہ خود نہ بس کہے تو میں دیا کروں

(۸۲)
روح الامیں سے آپ نے مژدہ جو یہ سنا
اس دم کمال خوش ہوئے محبوبؐ کبریا
کرکے خطاب یہ ملک الموت سے کہا
حکم خدا ہے جو اسے تم لاؤ وہ بجا
میکال وجبرئیل نے حالت تباہ کی
عرش عظیم ہل گیا یوں دل سے آہ کی

(۸۳)
راویؔ معتبر نے ہے اس طرح یہ لکھا
دست علیؑ تھا زیر رخ پاک مصطفیٰؐ
ناگہہ جناں کو روح نبیؐ نے سفر کیا
شیر خدا نے روکے کہا وامحمداؐ
افسوس ہے نہ دل مرا اشکوں سے بہہ گیا
بعد آپ کے میں ظلم اٹھانے کو رہ گیا

(۸۴)
میری نظر میں تیرہ و تاریک ہے جہاں
رونے سے اہلبیتؑ کے محشر ہوا عیاں
گرد آپ کے تھیں پیٹتی سب یوں تو بیبیاں
لیکن ہو حال فاطمہ زہراؐ کا کیا بیاں
دیکھا جو حال مرگ میں مظلوم باپ کو
یوں پیٹا سر کو آگیا غش فوری آپ کو

(۸۵)
غش کھا کے خاک پر جو گریں بنت مصطفیٰؐ
بیت الشرف میں اور قیامت ہوئی بپا
منھ پر علیؑ نے ہاتھ کو پھیرا بصد بکا
چشم رسولؐ پاک کو بند آپ نے کیا
غسل و کفن علیؑ نے دیا جب رسولؐ کو
رو روکے دفن آپ کیا تب رسولؐ کو

(۸۶)
بعد نبیؐ جو گھر پہ نبیؐ کے ہوئے ستم
ممکن نہیں کہ لکھ سکے اس کو ذرا قلم
ہجر پدر کا فاطمہؑ نے وہ اٹھایا غم
چالیس روز تک رہیں زندہ بصد الم
یہ رنج و غم نہ اٹھ سکے دنیائے زشت میں
چالیسواں نبیؐ کا کیا خود بہشت میں

(۸۷)
فاخرؔ بس آگے حق سے یہ کر روکے تو دعا یا رب بحق حرمت پیغمبرؐ خدا
مقبول مصطفیٰؐ ہو مرا اب یہ مرثیا انجام بھی بخیر ہو اے میرے کبریا
آساں مہم ہو روح و جسد کے فراق کی
تربت میں دیکھ لوں میں سواری براق کی